نئے علوم میں علم الاقوام سب سے زیادہ دلچسپ اور مفید علم ہے جس میں تاریخ تمدن، آثارِ قدیمہ طبیعی علمِ انسان، اور لسانیات کی بنیاد پر مختلف قوموں کے وطن۔ تہذیب و تمدن، اخلاق و عادات رسوم و رواج اور ان کے باہمی تعلقات وغیرہ سے بحث کی جاتی ہے۔ اردو میں اس موضوع پر یہ پہلی کتاب ہے جو انگریزی سے ترجمہ ہو کر شائع ہوئی ہے۔ جلد اول میں علم الاقوام کی تعریف اس کا موضوع اور غایت، طریقِ تحقیق، واقعات کے جمع کرنیکا طریقہ تہذیبی دائرے - پھر اولین تہذیب کے مراکز۔ ان کی تمدنی اور مادی و معاشی خصوصیات، مادری تہذیبیں۔ ٹوٹمی تہذیب اور خانہ بدوشوں کی تہذیب وغیرہ کا دیدہ ورانہ بیان ہے۔ دوسری جلد میں پہلے یہ بتایا گیا ہے کہ آثارِ قدیمہ میں کون کونسی چیزیں شامل ہوتی ہیں اور ان سے علم الاقوام میں کس طرح اور کیا مدد ملتی ہے۔ اس کے بعد افریقہ، شمالی اور جنوبی امریکہ، جزائر بحرالکاہل۔ اسٹریلیا۔ انڈونیشیا، ہندوستان اور دوسرے ایشیائی ملکوں کی کیفیتیں تاریخ تمدن کے نقطۂ نظر سے۔ یہاں کی خاص خاص لسانی جماعتیں، جغرافیائی اور تہذیبی خطے اور آثارِ قدیمہ ان سب چیزوں کا مفصل اور واضح بیان ہے۔ مصنف علم الاقوام کے مشہور فاضل ہیں اور ترجمہ کی خوبی کے لئے لائق مترجم کا نام کافی ضمانت ہے۔

دیوانِ جوشش | مرتبہ قاضی عبدالودود صاحب تقطیع خورد ضخامت ۲۰۲ صفحات کتابت طباعت اور کاغذ متوسط قیمت عہ پتہ:۔ انجمن ترقی اردو (ہند) دہلی

محمد روشن جوشش عظیم آباد (پٹنہ) کے نو مسلم شاعر تھے۔ اگرچہ خود ان کے قول کے مطابق انھیں وہ شہرت اور مقبولیت حاصل نہیں ہو سکی جس کے وہ مستحق تھے، تاہم ان کا کلام استادانہ ہوتا ہے۔ جس میں کہیں میر تقی میر کا رنگ جھلکتا ہے اور کہیں سودا کا۔ کبھی وہ داغ کی شوخ بیانی اور جرأت کی رنگین نوائی پر اتر آتے ہیں اور کہیں ان میں درد کی سی سنجیدگی اور متانت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ معرفت و تصوف کے مضامین بیان کرنے لگتے ہیں۔ اکثر تذکرہ نویسوں نے ان کے کلام کی پختگی اور ان کے صاحبِ فن ہونے کو تسلیم

کیا ہے۔ یہ دیوان موصوف کا ہی مجموعہ کلام ہے جس میں غزلیات، رباعیات، مخمسات، مثنویات، قصائد اور قطعات وغیرہ سب ہی کچھ ہے۔ شروع میں قاضی عبدالودود صاحب کے قلم سے ایک طویل مقدمہ ہے جس میں جوشش کے حالاتِ زندگی اور عادات و فضائل کا بیان ہے اور ان کی شاعری پر تبصرہ کر کے ان کے لفظی و معنوی مختصات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ مقدمہ کے بعد تقریباً چالیس صفحوں میں حواشی ہیں جو بجائے خود مفید ہیں۔

شانِ خدا | ازمولانا عبیدالرحمٰن صاحب عاقل رحمانی تقطیع خورد ضخامت ۵۷ صفحات کتابت طباعت اور کاغذ بہتر قیمت ۸/ پتہ:۔ کتابستان پوسٹ بکس ۳۱۶۴ بمبئی نمبر ۳

اس کتاب میں یہ بتایا گیا ہے کہ خدا کا وجود اور اس کی وحدانیت کا احساس ہر انسان میں فطری طور پر موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قدیم فلاسفۂ یونان اور جدید حکمائے یورپ سب متفقہ طور پر خدا کو مانتے ہیں، نام اور عبارتیں مختلف ہیں مگر مصداق ان سب کا ایک ہی ہے۔ اس کے بعد بعض قدیم و جدید فلاسفہ کے دلائل جو انھوں نے وجودِ باری پر قائم کئے ہیں مختصراً نقل کئے گئے ہیں۔ پھر بعض شکوک و شبہات جو مادہ پرستوں کی طرف سے مومنین پر وارد ہوتے ہیں وہ اور ان کے جوابات صُحُفِ سماویہ کے دلائل وجود و توحید باری۔ خدا کے اسماءِ صفاتیہ وغیرہ کا اور اسلام اور دوسرے مذاہب میں خدا کے تصور کے اعتبار سے جو فرق ہے ان سب امور کا تفصیلی اور مدلل بیان ہے۔ کتاب کا مطالعہ ہر ایک مسلم اور غیر مسلم کے لئے مفید ہوگا۔

متین کے سو شعر | مرتبہ سید سعدی صاحب جعفری جیبی سائز کتابت طباعت اور کاغذ بہتر ضخامت ۴۰ صفحات قیمت ۳/ پتہ: مکتبہ ادب الہ آباد

حضرت متین مچھلی شہری مرزا فصیح الملک داغ کی بزم تلامذہ کے ایک روشن چراغ ہیں۔ بقول حضرت سائل دہلوی "آپ کے اشعار زبان کے اعتبار سے بامزہ ہونے کے ساتھ ساتھ تغزل کی شان اور معنویت کی خوبیوں سے پُر ہوتے ہیں"۔ یہ مجموعہ آپ کے ہی کلام کا خوشنما انتخاب ہے۔